



سوال

(687) تشہد اخیر میں حدث ہو جائے تو...؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شہید ہے کہ بعض کتب فقہ میں مندرج ہے کہ اگر کوئی نمازی فرض یا نفل نماز پڑھ رہا ہو۔ تشہد اخیر میں حدث ہو جائے یعنی وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز مکمل ہو جاتی ہے اور اسے دوبارہ ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیا یہ سچ ہے اور کس حد تک قرآن و سنت سے یہ مسئلہ مطابقت رکھتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

فقہ حنفی میں یہ مسئلہ معروف ہے، کہ تشہد کے اخیر میں مصلیٰ (نمازی) سے اگر کوئی فعل نماز کے منافی صادر ہو جائے، تو وہ نماز سے فارغ سمجھا جائے گا۔ اس کی بناء انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت پر رکھی ہے جس کے الفاظ یوں ہیں:

’إِذَا قُلْتَ بِذَا: وَقَضَيْتَ بِذَا - فَهَذَا قَضَيْتَ صَلَاتَكَ - إِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ، فَتُمْ - وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ - فَاقْعُدْ - رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبُخَارِيُّ، وَالدَّارِ قَطْنِيُّ - وَقَالَ: الصَّحِيحُ أَنَّ قَوْلَهُ: إِذَا قَضَيْتَ بِذَا، فَهَذَا قَضَيْتَ صَلَاتَكَ، مِنْ كَلَامِ ابْنِ مَسْعُودٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) - وَفَضَّلَهُ شَيْبَانِيُّ، عَنْ زُهَيْرٍ - وَجَعَلَهُ مِنْ كَلَامِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَوْلُهُ أَشْبَهَ بِالصَّوَابِ مِمَّنْ أَدْرَجَهُ - فَهَذَا تَفَقُّهُ مِنْ رُؤْيَى تَشْهَدُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى حَازِمِ الْمُنْطَقِيِّ: بَابُ فِي كَوْنِ السَّلَامِ فَرِيضَةً

یعنی جب تو یہ کہہ دے اور اسے پورا کرے، تو تو نے نماز مکمل کر لی۔ اگر اٹھنا چاہتا ہے، تو اٹھ کھڑا ہو اور اگر بیٹھنا چاہتا ہے، تو بیٹھا رہے۔ احمد، ابوداؤد اور دارقطنی نے اسے روایت کیا ہے۔ ’دارقطنی‘ نے کہا، کہ صحیح بات یہ ہے، کہ ’’إِذَا قَضَيْتَ بِذَا، فَهَذَا قَضَيْتَ صَلَاتَكَ‘‘ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا کلام ہے اور شہاب نے زہیر سے جداگانہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے کلام سے بیان کیا ہے اور صاحب ’’المنطقی‘‘ فرماتے ہیں کہ زیادہ درست بات یہی ہے بہ نسبت ان لوگوں کے جنھوں نے اسے ’’مدرج‘‘ قرار دیا ہے اور جن لوگوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کو ذکر کیا ہے، سب اس کے حذف پر مستحق ہیں۔

بلکہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے ابوالاخص کے طریق سے عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ جو کچھ بیان کیا ہے اس زیادتی کے مخالف ہے۔ فرمایا:

’مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ التَّكْبِيرُ، وَالنَّقْضُ نَبَأُ التَّسْلِيمِ - إِذَا سَلَّمَ الْإِنَامُ فَتُمْ، إِنْ شِئْتَ‘

’’نماز کا آغاز تکبیر سے ہے اور اختتام تسلیم سے۔ جب امام سلام پھیرے اگر تو چاہتا ہے، تو کھڑا ہو جا۔‘‘



امام بیہقی رحمہ اللہ نے ”المعرفة“ میں کہا ہے۔ حُفَظَ اس طرف گئے ہیں، کہ یہ زہیر بن معاویہ کا وہم ہے۔

اور امام نووی رحمہ اللہ نے ”الخلاصة“ میں فرمایا: ”اتَّفَقَ عَلَيَّ أَهْلُ دَرَجَةٍ“ یعنی سب حفاظ اس بات پر متفق ہیں، کہ یہ جملہ ”مَدْرَجٌ“ ہے۔ یعنی کسی راوی نے اپنی طرف سے اس کو حدیث میں داخل کر دیا ہے۔ اس کی مؤید ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ایک روایت مرفوعاً مروی ہے۔

إِذَا أَحَدُ الرُّبَلِ - وَقَدْ بَلَغَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، فَهَدَّ جَارَتُ صَلَاتَهُ - (رواه البوداؤد) سنن الترمذی، بابُ تَأْجَاءِ فِي الرُّبَلِ بِمُحَدِّثٍ فِي التَّشْهُدِ، رقم: ۴۰۸

”یعنی آدمی جب نماز کے اخیر میں سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے، تو اس کی نماز درست ہے۔“ لیکن اس کی سند کمزور ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ’لیس إسناده بذاك القوي‘

اس میں راوی عبد الرحمن (ناقابل اعتماد)، جب کہ دوسری طرف فقہاء و محدثین اور اصحاب مذاہب متبوعہ اس طرف گئے ہیں، کہ نماز سے فراغت کے لیے سلام پھیرنا ضروری ہے۔ ان کا استدلال حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ہے۔

’وَتَحْلِيلِنَا التَّسْلِيمُ‘ رواه الخمسة إلا النسائي - وَقَالَ الترمذی: هَذَا صَحِيحٌ شَيْبِي فِي بَدَأِ الْبَابِ، وَأَحْسَنُ - سنن أبي داود، بابُ الْإِيْمَانِ بِمُحَدِّثٍ بَعْدَ تَأْيِيْقِ رَأْسِهِ مِنْ آخِرِ الزُّكُوعِ، رقم: ۶۱۸

اگرچہ اس روایت میں بھی کلام ہے، لیکن امام شوکانی رحمہ اللہ اس کے طرق کے بارے میں فرماتے ہیں:

’وَبِذِهِ الطَّرِيقُ يُقْتَوَى بَعْضُنَا بَعْضًا - فَيُصَلِّحُ الْحَدِيثَ لِإِحْتِجَاجِ يَه - نَسِيلُ الْأَوْطَارِ: ۱۷۹/۳

”حدیث ہذا کے بعض طرق بعض کے لیے تقویت کا باعث ہیں۔ لہذا یہ حدیث قابلِ حجت ہے۔“

اور علامہ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ بحث کے اخیر میں فرماتے ہیں:

’لَكِنَّ الْحَدِيثَ صَحِيحٌ بِلَا شَكٍ - فَإِنَّ لَهُ شَوَاهِدَ يَرْتَفِعُ بِهَا إِلَى دَرَجَةِ الصَّحِيحِ إِرْوَاءُ اللَّغْلِيلِ: ۹/۲

”حدیث ہذا بدون شک صحیح ہے۔ اس کے شواہد موجود ہیں، جو اس کو درجہ صحت تک پہنچا دیتے ہیں۔“

دلائل کے اعتبار سے یہی مسلک راجح ہے۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 585

محدث فتویٰ